مسلمانوں کا تہذیبی وجود اور ان کے اندر جداگانہ تشخص کو برقرار رکھنے کا جذبہ جو عقیدتوں اور عبادتوں سے لے کر عمارتوں اور فنون تک پر چھایا ہوا ہے، اسے مٹانے کے لیے کمیونسٹوں نے وسط ایشیا کے مسلمان معاشروں میں بڑی سنگین اور اذیت رساں کوششیں برسوں جاری رکھی ہیں، مگر یہ کوششیں اس معنی میں پوری طرح کامیاب نہیں ہیں کہ مسلمانوں کے اندر ایک ننھی سی ایمانی چنگاری ایسی ہمیشہ برف کی تہوں اور آہنی سلوں کے نیچے بھی برسوں موجود رہتی ہیں کہ وہ موقع پاتے ہی نور و حرارت کی شعاعیں پھیلانے لگتی ہے۔

اب بلغاریہ کی کمیونسٹ حکومت نے ایک نیا تجربہ شروع کیا ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی علامت مسجد ہے، سو مساجد کو ختم کیا جا رہا ہے۔ بعض کو منہدم کر دیا گیا ہے۔ بعض پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔ انفرادی طور پر ناموں کی بڑی تہذیبی اہمیت ہے جس سے مسلمان دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے۔ اب مسلم ناموں کو مٹانے کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ ناموں کو "بلغارایا" جا رہا ہے اور آئندہ شہریت اور دوسرے تمام حقوق کا دارومدار بلغاری ناموں پر ہوگا۔

تاریخی طور پر بلغاریہ کا جو تعلق ترکی سے رہا ہے اس کی وجہ سے بیشتر مسلم آبادی ترکی النسل ہے۔ اس ہمسایہ ریاست کے ترکی سے تجارتی اور دوسرے تعلقات رہے ہیں۔ ترکی کے وزیر خارجہ بلغاریہ کی حکومت کو اپنی روش بدلنے کے لیے کہہ چکے ہیں، مگر بے سود۔ اب انہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ترکی بلغاریہ کے ترک مسلم مہاجرین کو اپنے ہاں قبول کرنے کو تیار ہے۔

اُدھر سے حکومت بلغاریہ نے بعض علماء اور بہت سے دانشوروں کی یہ اپیل نشر کر دی ہے کہ ہم مسلمانوں پر نام تبدیل کرنے کے سلسلے میں کوئی جبر نہیں کیا جا رہا۔ یہ اپیل بجائے خود ایک بڑے جبر کی شہادت ہے۔

---

بلغاریہ کی طرح یوگوسلاویہ اور البانیہ بھی مسلم دشمن کمیونسٹوں کے تسلط میں ہے۔ بلغراد کے مرکزی جیل میں صوبہ کوسوو کے اسیران ضمیر کا وجود ان کی جبریت کا گواہ ہے جن کے سلسلے میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کی بھی رپورٹ ہے کہ حکومت کا رویہ قیدیوں کے ساتھ بہیمانہ اور توہین آمیز ہے۔ ان قیدیوں میں ضیا شمبو بھی